## ملفوظات طیبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

# مجاہدات کی اسقدر ضرورت نہیں جس قدر اطاعت کی ہے

اطاعت کی اہمیت و افادیت کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اسقدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بت بن سکتی ہے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جو جمالی اور جلالی رنگوں کو لئے ہوئے تھے ان میں ایک کشش اور قوت تھی جو بے اختیار دلوں کو کھینچ لیتی تھی پھر آپ کی جماعت نے اطاعت الرسول کا وہ نمونہ دکھایا اور ان کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو کوئی ان کو دیکھتا وہ بے اختیار ہو کر ان کی طرف چلا آتا تھا۔


The **Ahmadiyya Gazette** and **Annoor** are published under the supervision of Maulana Sheikh Mubarak Ahmad, Amir & Missionary Incharge, USA, for the **Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.**, 2141 Leroy Place, N.W., Washington. DC, 20008 [Ph: (202) 232-3737]
Printed at the Fazl-i-Umar Press and distributed from Athens, OH 45701

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
P.O. BOX 338
ATHENS, OHIO 45701

Non Profit Org.
U.S. POSTAGE
PAID
ATHENS OHIO
PERMIT NO. 143

لوگ کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا ہے مگر میں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں ان کی اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کر لیا۔

(الحکم نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۱ء)

کیا اطاعت سہل امر ہے؟ اطاعت کوئی چھوٹی سی بات نہیں اور سہل امر نہیں یہ بھی ایک موت ہوتی ہے۔ جیسے ایک زندہ آدمی کی کھال اتار دی جائے ویسی ہی اطاعت ہے۔

(الحکم ۳ر اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ء)

## رمضان المبارک کے احکام ومسائل

### روزے کی فرضیت

: یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۔ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ (البقرہ)۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی فرضیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمداً عبدہ ورسولہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان (بخاری ومسلم) اس قصرِ اسلام کی اساس وبنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کا اقرار کرنا اور اس کی شہادت دینا (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) حج کرنا، اور (۵) رمضان کے روزے رکھنا ———— اس آیت وحدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ ہر عاقل، بالغ، حاضر، تندرست مرد اور عورت پر فرض ہے۔

### رحمت کے دروازے کا وا ہونا اور شیاطین کی بندش

تمام سال میں صرف رمضان ہی کو اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑا شرف اور مقام عطا فرمایا ہے چنانچہ حدیث کے الفاظ ملاحظہ ہوں: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب الرحمۃ وغلقت ابواب جہنم وسلسلت الشیاطین (بخاری ومسلم) آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ شروع ہو جاتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو مقید ومحبوس کر دیا جاتا ہے۔

### روزے کا بدلہ میں خود دوں گا

روزے کا کیا مقام ہے اور اس کی ادائیگی سے کیا اجر وثواب ملتا ہے؟ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کیا فضیلت بیان فرمائی ہے اس کا اندازہ بخاری ومسلم کی اس حدیث سے کہ حضورؐ فرماتے ہیں کہ ابنِ آدم کی ہر نیکی کے بدلے میں دس سے لے کر سات سو گنا تک اضافہ کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ اس سے یکسر الگ ہے کیونکہ روزہ محض میری رضا وخوشنودی کے لئے رکھا جاتا ہے لہٰذا میں از خود ہی اس کا بدلہ دوں گا میرے لئے اپنے کھانے اور خواہشات کو ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں بے مثال ہوتی ہیں۔ ایک خوشی اس وقت جب وہ دن بھر کی پیاس کے بعد روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا۔ روزہ اللہ تعالیٰ کو اتنا پیارا ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بُو کا مقام اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بڑھ کر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ روزے دار کی ہر ادا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ روزہ کی وجہ سے جو بو پیدا ہو جاتی ہے اس کا بھی اللہ تعالیٰ اجر دے گا۔ روزہ جہنم سے ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو اسے مکروہ کلام اور فضول باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ اگر کوئی اس سے گالی گلوچ سے پیش آئے یا اس سے لڑائی لڑنا چاہے تو اس سے یہ کہہ کر الگ ہو جائے کہ بھائی میں روزے سے ہوں۔

### جنت کے دروازے

قصرِ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان مبارک کو ہی یہ شرف بخشا ہے کہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ایک دروازہ روزے داروں کے لئے مخصوص قرار دیا اور فرمایا کہ اس دروازے سے صرف روزے دار ہی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس کا نام باب الریان (سیراب کرنے والا دروازہ) رکھا (بخاری ومسلم)

## دو سفارشی

روزہ دار کے دو سفارشی ہوں گے جو قیامت کے روز اس کی اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارش کریں گے اور اسے دوزخ سے آزاد کرائیں گے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: روزے اور قرآن اللہ کے ہاں بندے کی سفارش کریں گے۔ روزے کہیں گے کہ اے باری تعالیٰ! میں نے اسے دن بھر کھانے پینے اور نفسانی خواہشات سے باز رکھا، اس کے بارے میں میری سفارش قبول کر لی جائے۔ اور قرآن کہے گا کہ اے مولیٰ کریم میں نے اسے رات بھر میٹھی نیند سونے سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش کو قبولیت عطا فرما۔ پس ان دونوں کی سفارش شرفِ قبولیت حاصل کرے گی۔

## اللہ تعالیٰ کی منادی

رمضان خیر و برکت، رحمت و غفران اور اللہ تعالیٰ کی رضامندیوں کا مہینہ ہے۔ اس مبارک ماہ میں نیک انسانوں کو نیکی کی تلاش پوری شد و مد سے کرنی چاہیے۔ بدکردار کو کم از کم اس مبارک ماہ کے احترام و تقدس کو ملحوظ رکھنا چاہیے اور اپنی بری عادات سے باز آجانا چاہیے۔ حضور پاکؐ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ کا منادی (ڈھنڈورچی) ہر رات آکر یہ آواز بلند کرتا اور صدا دیتا ہے کہ اے نیکی کے متلاشی! خیر و برکت کی تلاش میں محنت کر اور اس کے حصول میں قوت اور طاقت صرف کر، اور اے وہ انسان جو برائی کو اپنا وظیفۂ حیات بنا چکا ہے تمہیں کم از کم اس مہینے میں تو شرم کرنی چاہیے اور برائیوں سے باز آ جانا چاہیے، اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ لوگوں کو آگ سے آزاد کرتا ہے (ترمذی۔ مسند احمد)

## رمضان میں فرض و نفل کا ثواب

رمضان ہی وہ مبارک اور مقدس مہینہ ہے جس میں کی ہوئی ایک نیکی فرض کا مقام رکھتی ہے اور رمضان میں ادا کیا ہوا ایک فرض ستر فرض کا مقام رکھتا ہے (مشکوٰۃ)

## روزہ افطار کرانا

کسی روزے دار کا روزہ افطار کرانے کی اہمیت کا اندازہ حدیث کے ان الفاظ سے ہوتا ہے جو انسان کسی روزے دار کا رمضان میں روزہ افطار کرائے گا تو وہ اس کے گناہوں کی بخشش اور آگ سے آزادی کا باعث ہوگا۔ اور روزہ افطار کرانے والے کو اسی قدر ثواب ملے گا جس قدر روزے دار کو۔ اور کسی کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

## رزق میں اضافہ

یہی وہ مبارک اور مقدس مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ مومن کے رزق میں اضافہ کرتا ہے (مشکوٰۃ) مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ رمضان مبارک میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کر کے اپنے رزق میں اضافہ کرالیں۔

## روزے کی نیت

روزہ رکھنے سے قبل روزے کی نیت کرنا لازمی ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: من لم یجمع الصیام بالیل فلا صیام لہ (ترمذی) جو انسان روزے کی نیت نہیں کرے گا، اس کا روزہ روزہ نہیں تصور کیا جائے گا: اس سے ثابت ہوا کہ روزے کیلئے نیت کرنا ضروری ہے لیکن نیت کا محل چونکہ دل ہے اس لئے زبان سے کوئی مخصوص الفاظ ادا کرنے کی خاص ضرورت نہیں

## سحری

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: سحری کھایا کرو۔ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نہار منہ (خالی پیٹ) روزہ رکھنا سنت کے خلاف ہے (بخاری و مسلم)

## روزہ افطار کرنے کا وقت

روزے کی سحری اور افطاری کے اوقات میں عام طور پر بے احتیاطی سے کام لیا جاتا ہے۔ اس مسئلے کو بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ گوہر بار سے سمجھنا چاہیے۔ آں حضرتؐ فرماتے ہیں: اذا اقبل اللیل من ھھنا وادبر النھار من ھھنا وغربت الشمس فقد افطر الصائم (بخاری و مسلم) "جب رات مشرق کی طرف سے نمودار ہو جائے اس وقت روزے دار کو روزہ افطار کر لینا چاہیے۔ یعنی سورج غروب ہوتے ہی افطاری کا وقت شروع ہو جاتا ہے

## افطار میں تعجیل

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ ہے کہ روزے کے افطار میں تعجیل سے کام لیا جائے۔ چنانچہ ایک مقام پر حضورؐ ارشاد فرماتے ہیں: لایزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر (بخاری و مسلم) "لوگ جب تک افطار میں تعجیل سے کام لیں گے خیر و برکت میں رہیں گے"۔ دوسری جگہ آپؐ نے فرمایا: قال اللہ تعالیٰ احب عبادی الی اعجلھم فطرا (ترمذی) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بندوں میں مجھے وہ زیادہ پیارا ہے جو روزے کے افطار میں تعجیل سے کام لیتا ہے۔ ایک اور مقام پر آپؐ کا ارشاد ہے: دین اس وقت تک غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی سے کام لیں گے کیونکہ یہود و نصاریٰ افطار میں تاخیر سے کام لیتے ہیں (ابوداؤد، ابن ماجہ)

## جب اذان شروع ہو

سحری کا کھانا کھاتے کھاتے اگر وقت ختم ہو جائے تو کھانا کھا لینا چاہیے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے آپ فرماتے ہیں: جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو اور اذان ہو رہی ہو تو اسے کھانے سے فارغ ہو جانا چاہیے (بخاری)

## روزہ افطار کرنے کی دُعا

روزے کی افطاری کا وقت بڑا مبارک اور مقدس ہوتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ سے اچھی اچھی دعا کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرتے تو یہ دعا فرماتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّی لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔ اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا تھا اور تیرے ہی رزق پر افطار کرتا ہوں۔ افطاری کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی مسنون ہے: ذَھَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ۔ یعنی پیاس بجھ گئی اور آنتیں تر ہوگئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو اجر بھی ملے گا۔

## روزے میں بدپرہیزی

روزے دار کو چاہیئے کہ روزے کے آداب اور واجبات کا پورا پورا لحاظ رکھے۔ جہاں وہ پیٹ کا روزہ رکھتا ہے، وہاں اسے نظر، قول، عمل اور زبان و گفتار کو بھی پابند رکھنا چاہیئے۔ جو انسان روزے کے باوجود جھوٹ، بکواس، اور غلط طرز عمل سے باز نہیں آئے گا، اللہ تعالیٰ اس کے بھوکا اور پیاسا رہنے کا محتاج نہیں ہے۔ حدیث میں ہے: روزے کی حالت میں جھوٹ بولنے والے اور بُرے کام کرنے والے کا بھوکا اور پیاسا رہنے کی اللہ تعالیٰ کو ضرورت نہیں۔

## نواقضِ روزہ

عمداً کھانا پینا، نسوار لینا، حقہ سگریٹ کا کش لگانا، پان چبانا، جان بوجھ کر قے کرنا، مباشرت کرنا وغیرہ تمام امور نواقض صوم ہیں

## روزے میں رخصت

تیل لگانا، مسواک کرنا، خود بخود قے آجانا، بھول چوک کر کھا پی لینا، کلی کرنا، سالن وغیرہ چکھ کر تھوک دینا، سنگھی لگانا وغیرہ روزے کی حالت میں رخصت ہے۔

## روزے کی کن لوگوں کو رُخصت ہے؟

مُسافر، حاملہ عورت، دودھ پلانے والی عورت، مریض، شیخ فانی (بالکل بوڑھا مرد اور عورت) جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں اور دائمی مریض کو رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی رُخصت ہے۔ پہلے کے لئے دوسرے ایام میں قضا کرنا ضروری ہے اور بہت بوڑھے کے لئے صرف فدیہ دینا اور روزے نہ رکھنا جائز ہے۔ فدیہ یہ ہے کہ ایک مسکین کو دو وقت کا ایک ماہ تک کھانا کھلانا یا ساٹھ مسکینوں کو یک وقت کھانا کھلانا۔

## لیلۃ القدر

رمضان کے آخری عشرے میں ایک رات کی فضیلت قرآن نے ایک ہزار مہینے سے بہتر بتائی ہے۔ یعنی اس ایک رات میں عبادت کا ثواب ایک ہزار مہینے کی عبادت سے زیادہ ہے۔ یہ رات رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷ اور ۲۹ میں سے کوئی ایک ہے۔ ان راتوں کا قیام اور ان میں رحمت و غفرانِ الٰہی طلب کرنا نہایت افضل عمل ہے

---

# خلاصہ خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

[نوٹ: حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کا خلاصہ پچھلے شماروں میں بھی دیا جا رہا ہے۔ اور اسی طرح یہاں بھی پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ خلاصے ماہنامہ انصار اللہ سے لئے جاتے ہیں۔ جس کے لئے ہم ماہنامہ انصار اللہ کے بہت شکر گزار ہیں۔]

## خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ دسمبر ۱۹۸۷ء بمقام لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ۱۹۸۷ء کا سال قریب الاختتام ہے اور ہم ان دنوں میں داخل ہو رہے ہیں جب ہمارا جلسہ سالانہ مرکز میں ہوا کرتا تھا۔ پہلے قادیان میں اور پھر ربوہ میں۔ فرمایا قادیان کا جلسہ امسال بھی نہایت کامیاب رہا ہے اور جلسہ میں

شامل ہونے والوں نے روحانی ماحول میں تربیت پاتے ہوئے وقت گذارا اور غیر معمولی دعاؤں کی توفیق پائی لیکن جہاں تک پاکستان کے جلسہ کا تعلق ہے حکومت نے اِس جلسہ کی اجازت روک رکھی ہے۔

فرمایا: جب بھی جلسہ سالانہ کے دن قریب آتے ہیں تو جماعت کے دل درد سے بھر جاتے ہیں اور مجھے غم بھرے بیقراری کے خطوط آنے شروع ہو جاتے ہیں۔

فرمایا: غم کا پیدا ہونا ایک طبعی امر ہے جسے روکا نہیں جاسکتا لیکن مومن کا غم اس کے ارادوں اور حوصلوں میں کمی پیدا نہیں کرتا۔

فرمایا: جہاں تک سالوں کا تعلق ہے اچھے بھی آتے ہیں اور بُرے بھی لیکن بُرے سال مؤمن پر غالب نہیں آتے اور ظلمت کی راتیں مومن کے پاؤں نہیں روکتیں وہ ہر حال میں ترقی کی طرف گامزن رہتا ہے اس کے بالمقابل کافر پر جب اچھے حالات آتے ہیں تو وہ بڑھتے ہیں لیکن جب سخت حالات آتے ہیں تو اس کے قدم رُک جاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا: جماعتِ احمدیہ بڑے سے بڑے خطرناک حالات میں بھی ہمیشہ آگے بڑھتی رہی ہے اور اس نے کبھی کمزوری نہیں دکھائی۔

بعد ازاں حضور نے وقفِ جدید کے سالِ نَو کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ وقفِ جدید کے لئے جماعت گذشتہ سال کے مقابلہ میں آگے بڑھی ہے۔ اِس ضمن میں حضور نے نمایاں ترقی کرنے والی جماعتوں میں ربوہ، کراچی، کوئٹہ، مظفر گڑھ، لیہ، وہاڑی، جہلم، اٹک، خیرپور، پشاور، کوہاٹ وغیرہ کا ذکر فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ خدا کی طرف سے جماعت کو ترقی کا ایک عمومی وعدہ ہے۔ اس کے علاوہ ہر مقامی جماعت اور اضلاع کی جماعتوں سے Potential کے طور پر بھی ایک وعدہ ہے۔ جتنا کوئی جماعت اس سے استفادہ کرے گی اتنا ہی وعدہ پورا ہوگا۔ اس سے وعدہ کی عمومی شکل میں فرق نہیں پڑتا لیکن مقامی طور پر فرق پڑتا ہے جس میں انسانوں کا اپنا قصور ہوتا ہے۔ اِس ضمن میں حضور نے بتایا کہ سندھ کے بعض اضلاع نے سخت حالات کے باوجود وقفِ جدید میں نمایاں ترقی کی ہے لیکن بعض دوسرے اضلاع جہاں امن کے حالات ہیں ان کا قدم پیچھے چلا گیا ہے۔ اس پر حضور نے نھر پارکر اور سندھ کے عہدہ داروں کو متنبہ فرمایا کہ وہ قدم کو آگے بڑھائیں حضور نے فرمایا کہ پنجاب کے بعض بڑے بڑے اضلاع نے بہت مایوس کیا ہے لیکن یہ خدا کا خاص فضل ہے کہ ان کی کمزوری کے باوجود وقفِ جدید کا قدم آگے ہی بڑھا ہے لیکن اگر یہ کمزوری نہ دکھاتے تو تصویر بہت بہتر شکل میں اُبھرتی۔

فرمایا: اِن جائزوں سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ بعض جگہ امرائے اضلاع ٹھوس کام کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے اور ہر جماعت کا ہر جہت سے جائزہ نہیں لیتے۔ ان کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ایک پہلو میں آگے نکل جانا اور دوسرے میں پیچھے رہ جانا اچھا نہیں ہے بلکہ ہر پہلو سے جائزہ لینا چاہیئے اور توازن سے کام کرنا

چاہیئے۔ اِس لئے مجلس عاملہ کے دستور مکمل کریں اور بعض جائزے وقتاً فوقتاً ہوتے رہنے چاہئیں اور ایک ایسا نظام ہو جس میں خلاء کے احتمالات باقی نہ رہیں۔

فرمایا: انجمنوں کو اپنی ماتحت انجمنوں کی مدد کرنی چاہیئے۔ ان کا صرف یہ کام نہیں کہ کسی ریزولیوشن پر غور کرکے معاملہ ختم کردیں بلکہ ان کو فعّال سوچ کا حامل ہونا چاہیئے۔

اطفال الاحمدیہ کے چندہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جس انجمن کے سپرد اِس چندے کا کام تھا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے سُستی دکھائی ہے کیونکہ گذشتہ سالوں کی نسبت اطفال کے چندے میں نمایاں کمی ہے۔ ذیلی تنظیموں کو بھی ترقی کے قدم میں انجمنوں سے قدم مِلا کر چلنا چاہیئے۔

بیرونی جماعتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ابتلاء کے پھلوں میں سے ایک پھل یہ بھی ہے کہ وقفِ جدید پہلے پاکستان تک محدود تھی اب اس کی قربانی کا دائرہ ساری دُنیا تک پھیلا دیا گیا ہے۔ اِس کی خصوصیت کے ساتھ اِس لئے ضرورت پیش آئی ہے کہ ہندوستان سے جتنے احمدی پاکستان بننے کے وقت نکلے تھے وہاں کی جماعتیں اس کمی کو پُورا نہیں کرسکی ہیں اور عددی لحاظ سے اور مالی استعداد کے لحاظ سے اور قربانی کے لحاظ سے اپنے معیار تک نہیں پہنچ سکی ہیں۔ اس کی طرف جب انہیں توجہ دلائی گئی تو جماعتِ ہندوستان نے نیک کاموں پر لبیک کہا۔ مَیں نے محسوس کیا کہ ان میں کام کا جذبہ تو ہے لیکن پیسے کی کمی ہے اور قربانی کے معاملہ میں جو سُستی تھی اس کی طرف انجمن قادیان توجہ نہیں کرسکی اِس لئے ان کی مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے وقفِ جدید کی بیرونی تحریک کی گئی۔

حضور نے فرمایا کہ وقفِ جدید شُدھی کی تحریک میں نمایاں حصّہ لے رہی ہے نیز فرمایا کہ جس طرح افریقہ میں نصرت جہاں کام کر رہی ہے اسی طرح ہندوستان میں بھی ایک نصرت جہاں کے تحت انہی خطوط پر کام کو بڑھانا چاہیئے فرمایا وقفِ جدید کو معمولی عام تحریک نہ سمجھیں اس کا ہندوستان کے روحانی مستقبل کے ساتھ گہرا واسطہ ہے اِس لئے سب جماعتوں کو اس میں حِصّہ لینا چاہیئے۔ بیرونی جماعتوں کے وعدوں کے ضمن میں بتایا کہ ۱۹۸۶ء کی نسبت اِس سال نصف وعدے ہیں۔ فرمایا عمومی طور پر تو ایسا نہیں ہوسکتا اس میں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس میں جو وصولی ہوئی ہے وہ کم و بیش پہلے جتنی ہے۔ اس کے بعد حضور نے اس کا جائزہ لینے کی طرف توجہ دلائی اور امید کا اظہار فرمایا کہ یہ چندہ ایک لاکھ تک ہو جانا چاہیئے۔ فرمایا بچوں کو بھی اِس تحریک میں زیادہ سے زیادہ شامل کریں اور خود انکے ذریعہ دلوائیں کیونکہ میرے پیشِ نظر صرف روپیہ نہیں بلکہ روپیہ جس مقصد کی خاطر حاصل کیا جاتا ہے وہ مقصد بہرحال اوّلیت رکھتا ہے یعنی تربیت اور اللہ تعالیٰ سے تعلق۔ چندہ دینے کا سب سے بڑا اجر اِس دنیا میں یہ ہے کہ چندہ دینے والا خدا کے قریب ہو جاتا ہے اور جن بچّوں سے چندے دلوائے جاتے ہیں اُن پر اس قُرب کا اثر ساری زندگی رہتا ہے۔ بچپن کی نیکی ایسی چھاپ ہے جو اُن کے بڑھنے کے ساتھ خود بھی بڑھتی جاتی ہے۔ اس کا نقش مٹنے کی بجائے گہرا ہوتا جاتا ہے اِس لئے بچّوں کو باشعور طور پر اِس چندے میں شامل کریں۔ ان کی تعداد میں اضافہ دُہرے اثر کا موجب ہوگا۔

## خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری ۱۹۸۸ء بمقام لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الجمعہ کی درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

فرمایا: نئے سال کا آغاز جمعۃ المبارک کے دن سے ہو رہا ہے اور جمعہ میں اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی برکتیں رکھی ہیں اور یہ دن مومن کے لئے اس قدر برکتوں اور رحمتوں کا موجب ہوتا ہے کہ وہ اس کی برکت سے اپنے کھوئے ہوئے مقامات کو دوبارہ حاصل کر لیتا ہے اور اس دن میں بعض ایسی ساعتیں آتی ہیں کہ مومن کی ساری دعائیں قبول ہو جاتی ہیں۔ حضور نے فرمایا لیکن بڑے غم کی بات یہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے بعض افراد نہ صرف یہ کہ جمعہ کی برکتوں سے ناواقف ہیں بلکہ بہت سے ایسے ہیں جو جمعہ کی ادائیگی سے بھی غافل ہیں اور مغربی ممالک میں یہ نسبت زیادہ خطرناک حد تک ہے۔ اِس لئے جماعتِ احمدیہ کو جمعہ کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ کرنی چاہئیے کیونکہ مومن کی تربیت کے لئے خدا نے جمعہ کا دن رکھا ہوُا ہے۔

فرمایا: جمعہ کے احترام کو قائم کرنا جمعہ کی عبادت کے نظام کو ازسرِ نَو مستحکم کرنا اور ہر احمدی کو عادی کر دینا کہ وہ جمعہ پڑھے یہ اِس دَور اور اِس سال کی خصوصی مہم بن جانی چاہیئے۔ اگر آپ لوگ ایسا نہیں کریں گے تو آپ کی اولادوں کے ایمان اور ان کے اعمالِ صالحہ کی کوئی ضمانت نہیں ہو سکتی۔ فرمایا جماعتِ احمدیہ کے افراد نے اگر اپنے بچّوں کی حفاظت کرنی ہے اور ان کو دیندار بنانا ہے تو جمعہ کی اہمیّت ان پر واضح کئے بغیر ان کو جمعہ کا عادی بنائے بغیر وہ ایسا نہیں کر سکیں گے۔

فرمایا: ایسے احمدی بچّے جن کو یہ علم ہی نہ ہو کہ ان کے ہاں عبادت کا ایک خاص دن ہے ایسی نسل جب بڑی ہوگی تو اس کے متعلق یہ توقع رکھنا کہ وہ احمدیت پر کاربند ہوگی یا ان کے اندر دین کی اہمیّت باقی رہے گی دیوانے کی خواب سے زیادہ کچھ حقیقت نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ بچّوں کے اُوپر جمعہ کا گہرا اثر پڑتا ہے اور ان کی تعلیم و تربیت میں بہت ممد ہے کیونکہ روزمرہ کے ایسے مسائل جو انسان کے سامنے نہیں آتے وہ جمعہ کے دن سامنے آجاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے نظام سے غفلت کا ابتلاء آنا تھا اور یہ غفلت بڑی ہلاکت ہے کوئی معمولی ہلاکت نہیں۔

فرمایا: جماعتِ احمدیہ کو اِس لئے قائم فرمایا گیا ہے کہ وہ دینِ حق سے وابستہ ہونے والوں کی کھوئی ہوئی عظمتیں دوبارہ حاصل کرکے دے لیکن جمعہ کے معاملہ میں ہم اِس بات کے اہل نہیں کیونکہ ہم خود اس مقام کو حاصل کرنے کے بعد اس کا کچھ حصّہ کھو بیٹھے ہیں اور مغربی ممالک میں تو نہایت ہی دردناک حالت ہے۔ اکثر بچے اور اکثر عورتیں جمعہ پڑھنے نہیں آتیں۔ عورتوں اور بچوں پر فرض تو نہیں لیکن ان کی دینی تربیت کی خاطر ان کو زندہ رکھنے کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ ان کو جمعہ کا عادی بنایا جائے۔ اگر ان کو بچپن میں اس سے محروم کردیا گیا تو جب جمعہ فرض ہوگا تو اُس وقت بھی محروم رہیں گے چنانچہ انگلستان اور دیگر یورپین ممالک میں جو بڑی نسلیں جمعہ کی عادی نہیں رہیں ان کے ماں باپ کا قصور ہے کہ انہوں نے بچپن میں ان کو عادی نہیں بنایا۔

فرمایا: آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ سکولوں میں جانا ہوتا ہے اِس لئے حاضر نہیں ہوسکتے۔ اِس سلسلہ میں دو اختیار آپ کو ہیں جس کو چاہیں چُن لیں۔ یا دین کو اہمیت دیں یا دُنیا کی تعلیم کو اہمیت دیں اور بچوں کی روحانی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا فیصلہ کرلیں کیونکہ جمعہ سے غافل بچوں کا جماعتی لحاظ سے کوئی مستقبل نہیں ہے اور نئی نسلیں آپ کی اقدار سے دُور ہونا شروع ہوجائیں گی اِس لئے جمعہ کی طرف غیرمعمولی توجہ کی ضرورت ہے۔ حضور نے اِس سلسلہ میں جمعہ کے نام پر رخصت حاصل کرنے کی تحریک کا اعلان فرمایا اور بتایا کہ یہ تحریک سب سے پہلے حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو چلائی تھی جس کو نئے سال کے آغاز پر از سرِ نَو جاری کرنا ہوگا۔

فرمایا: اگر رخصت نہ ملے تو قربانی کے لئے تیار ہوں خواہ اس دن کی تنخواہ نہ لے کر چھٹی کرلیں لیکن جمعہ ضرور پڑھیں۔ جماعت کے ہر فرد پر یہ بات واضح ہونی چاہیئے کہ جمعہ کے بغیر اس کی کوئی زندگی نہیں ہے: بچوں کو بھی اس دن کے لئے رخصت لے کر دینی چاہیئے تاکہ وہ جمعہ کی نماز میں شامل ہوں۔

آخر میں حضور نے سیدنا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ارشادات پڑھ کر سُنائے جن میں جمعہ نہ پڑھنے والوں کے حالات کا ذکر کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس نے تین جمعہ مسلسل چھوڑ دیئے اس کی اہمیت کو نہ سمجھتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مُہر لگا دیتا ہے"۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس نے جمعہ کو ترک کیا جبکہ امام نصیب ہو خواہ وہ عادل ہو یا گناہگار اور بے راہ رَو ہو تو میری دعا ہے کہ خدا اس کے بکھرے ہوئے کاموں کو مجتمع نہ کرے اور اس کے کسی کام میں برکت نہ رہے۔ ایسا شخص جو جمعہ کی نماز سے غافل ہے اس کی کوئی نماز نہیں ہوئی۔ اس کی زکوٰۃ بھی نہیں۔ حج اور روزہ بھی نہیں۔ اس کی کوئی بھی نیکی کام نہیں آئے گی یہاں تک کہ وہ توبہ کرے۔ فرمایا اِن نصائح کے بعد کسی بات کی گنجائش نہیں اِس لئے تمام سال خصوصیت سے جمعہ کے احترام کو قائم کرنے کے لئے کوشش کریں۔ قربانیاں دینے کے لئے تیار ہوں اور دُنیا کے نظام کو بدلیں تا حقیقی دین کا نظام دُنیا پر غالب آئے۔

خطبہ ثانیہ میں حضور نے ایک مخلص فدائی ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب ابن حضرت سردار عبدالرحمٰن صاحب مہر سنگھ کی وفات کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ یہ بہت ہی سادہ منش، بے لوث اور نیک نفس انسان تھے اور بڑے مخلص فدائی تھے۔ ان کی نماز جنازہ کے ساتھ حضور نے اَور بھی بہت سے وفات یافتگان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

## خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ جنوری ۱۹۸۸ء بمقام لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیتِ قرآنی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ احمدیت کے قیام کے سو سال پورے ہونے میں اب تقریباً ایک سال باقی ہے اور آئندہ سال ہم انشاء اللہ احمدیت کی سو سالہ تاریخ پر اور خدا تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کے نزول پر اظہارِ تشکر کی کوشش کا سال منائیں گے جسے صد سالہ جوبلی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ فرمایا ساری دُنیا کی ہر جماعت کے ہر فرد نے اس سال کو خصوصیت سے اللہ تعالیٰ کے احسانات کے شکریہ کے ادا کرنے کی کوشش میں گذارنا ہے اور اس کا برملا اظہار بھی کرنا ہے جس کے مختلف منصوبے بنائے گئے ہیں اور جن پر عمل درآمد شروع ہو چکا ہے بلکہ اتنے مختلف نوع کے منصوبے اس تفصیل سے تیار ہیں کہ خطرہ ہے کہ ہر پہلو پر عمل درآمد کرانے کے لئے جتنا وقت درکار ہے ہمیں وہ وقت میسر نہیں اور کہیں خامیاں نہ رہ جائیں۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ سلسلہ کے کارکنوں کو توفیق دے کہ وہ خدا کی رضا کے لئے جس حد تک بھی تحسین ممکن ہے اس منصوبے پر عمل درآمد کرنے کے لئے کوشش کریں اور ساری جماعت کو تیار کریں پھر جو خامیاں رہ جائیں گی وہ اس خدا کے حوالے ہیں جو بہت ہی رحم کرنے والا، بہت ہی مغفرت کرنے والا اور پردہ پوشی کرنے والا ہے۔ فرمایا اصل اظہارِ تشکر وہ کچھ بننے میں ہے جو کچھ خدا تعالیٰ ہمیں بنانا چاہتا ہے اس لئے جماعت کو من حیث الجماعت بھی اور ہر خاندان کو خاندان کی حیثیت سے اور ہر فرد جماعت کو اپنی انفرادی حیثیت سے یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہے وہ اپنی تحسین کرے اور اپنے اندر وہ حُسن پیدا کرنے کی کوشش کرے جو خدا تعالیٰ ہم میں دیکھنا چاہتا ہے اور خصوصاً اپنی ان کمزوریوں کو دُور کرنے کی کوشش کریں جو بعض افراد کے ساتھ خصوصیت سے چمٹ جایا کرتی ہیں۔

فرمایا: تحسین عمل کے پروگراموں میں سب سے اہم پروگرام جو سب پروگراموں کی جان ہے وہ سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی طرف گذشتہ دو سالوں میں خصوصیت کے ساتھ یہ نصیحت کی گئی تھی کہ سیرتِ نبویؐ کے دن منائیں اور کثرت کے ساتھ سیرت کے جلسے کریں، سیرت کے مضمون کا مطالعہ کریں اور اپنے بچوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے روشناس کرائیں اور جہاں تک توفیق ملتی ہے درود و سلام کو اپنا وردِ جان بنائیں اور اس ذریعہ سے بہت سی روحانی برکتیں حاصل کریں۔ فرمایا: الحمد للہ گذشتہ سال دُنیا میں ہر جگہ اس کی طرف توجہ دی ہے اور اس کے بہت سے شیریں ثمرات بھی ظاہر ہوئے ہیں لیکن یہ پروگرام گذشتہ سال تک ہی محدود نہیں بلکہ یہ پروگرام جاری ہے اور نہ ختم ہونے والا پروگرام ہے۔ فرمایا سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مضمون انسان کی ساری زندگی سے تعلق رکھتا ہے اس لئے اس پچھلے سال جو سیرۃ النبی کے پروگرام سے متعلق منانے کے لئے کہا گیا تھا وہ توجہ دلانے کی خاطر تھا۔

فرمایا: جتنے بھی پروگرام بیان کئے جاتے ہیں وہ سارے کے سارے سیرتِ نبویؐ سے تعلق رکھتے ہیں اور مسلمان کی زندگی کا کوئی پروگرام بھی سیرتِ نبویؐ کے حوالے کے بغیر طے نہیں پا سکتا اس لئے سیرتِ نبویؐ کے مضمون کو جاری رکھنا ضروری ہے اور اس ضمن میں ساری دنیا میں کثرت کے ساتھ جلسے منانے چاہئیں۔ گھروں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرے پہلے سے زیادہ ہونے چاہئیں اور مختلف زبانوں میں آپؐ کی سیرت سے تعلق رکھنے والا لٹریچر شائع ہونا چاہیئے اور ہر ملک کے ماحول اور حالات کے پیشِ نظر سیرت کے جن پہلوؤں کی تشنگی محسوس ہوتی ہے سیرت کے ان پہلوؤں کو نمایاں طور پر پیش کیا جائے۔

حضور نے خصوصیت کے ساتھ اس اہم مضمون کی طرف توجہ دلائی کہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام قبلہ کا نہیں ہے بلکہ قبلہ نما کا ہے اور آپؐ خود مقصود بالذات نہیں بلکہ مقصود بالذات خدا کی ذات ہے۔ آپؐ خدا کی طرف لے جانے والے ہیں اور اس پہلو سے قرآن نے آپؐ کو وسیلہ قرار دیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ پہلی قوموں کو یہ خطرہ پیش آیا جس میں مبتلا ہو کر بہت سی قومیں ہلاک ہو گئیں کہ انہوں نے وسیلہ کو مقصود بالذات بنا دیا حالانکہ وہ خود ایک وسیلہ کی تلاش میں رہتے تھے اور وہ وسیلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی آمد کی خبر انبیاء کو دی گئی تھی۔

فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اِن معنوں میں وسیلہ ہیں کہ آپؐ کامل خدا محبوبِ ازلی و ابدی کی طرف لے جانیوالے ہیں اور آپؐ کی سیرت اختیار کئے بغیر اللہ تعالیٰ نصیب نہیں ہو سکتا۔ فرمایا جتنے بھی پروگرام میں نے آپ کے سامنے رکھے ہیں وہ حصولِ وسیلہ کے سوا اور کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ فرمایا تمام تر رُوحانی زندگی کا انحصار وسیلہ پر ہے اور وسیلہ سے مراد حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپؐ کی سیرت اپنے تمام جمال و کمال کے ساتھ اپنانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وسیلہ کے حصول کی توفیق عطا فرمائے۔

## خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ جنوری ۱۹۸۸ء بمقام لندن

تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گذشتہ جمعہ میں یہ ذکر کیا تھا کہ صدسالہ جوبلی کے اظہارِ تشکر کا سال بہت قریب آ رہا ہے اور ہمیں ہر رنگ میں تیاری کرنی چاہیئے۔ فرمایا سب سے دیرپا احسان جو خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر فرماتا ہے وہ قربانی کی توفیق ہے کیونکہ قربانی کی توفیق انسان کی رُوح کو جو دائمی عظمت عطا کرتی ہے اس سے بڑا اجر اور کوئی نہیں۔ ہر اجر کے حصول کا ذریعہ قربانی بن جاتی ہے لیکن اجر سے بے نیاز خود قربانی اپنی ذات میں عظیم عطا ہے کہ اسے نظر انداز کر کے صرف اجر پر نظر رکھتے ہوئے اظہارِ تشکر کرنا، اظہارِ تشکر کو خام اور نامکمل بنا دے گا۔

بعد ازاں حضور نے فرمایا: جماعتِ احمدیہ کے آغازِ قیام سے لے کر اب تک قربانی سے مذہب کا آسمان نئے رنگ میں سنوارا اور سجایا جا رہا ہے اور احمدیت کی قربانیوں کے چاند ستارے ایک نئے آسمان کو جنم دے رہے

ہیں اِس لئے سب سے زیادہ اِس بات کی دعا کریں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ خدا پہلی قربانیوں پر احسان کے ذکر اور مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔

گذشتہ پانچ چھ سالوں میں حضور کے عہدِ خلافت میں جو تحریکات ہوئی ہیں اُن کا ذکر کیا جن میں بیوت الحمد کی تحریک، تحریکِ جدید کے دفتر اوّل و دفتر دوم کے کھاتوں کو زندہ کرنے کی تحریک، جلسہ سالانہ جوبلی کے لئے متوقع مہمانوں کی آمد کے پیشِ نظر دیگیں پیش کرنے کی تحریک، دو نئے یورپین مراکز کی تحریک، افریقہ ریلیف فنڈ کی تحریک، امریکہ میں پانچ مراکز کے قیام کی تحریک جو بعد میں دس مراکز پر منتج ہوئی اور اب مزید آگے بڑھ چکی ہے، جدید پریس کے قیام کی تحریک، وقفِ جدید کو عالمی تحریک میں تبدیل کرنا، تحریکِ جدید کے دفتر چہارم کا آغاز، توسیع مکان بھارت کی تحریک، توسیع و بحالی بیوت السجود کی تحریک، سیدنا بلال فنڈ کی تحریک، دفاعِ دینِ حق بمقابلہ تحریک شدھی کا دوبارہ آغاز، دار الیتامیٰ کے قیام کی تحریک، ایسے بچوں کو اپنانے کی تحریک جو یتیم رہ گئے ہوں، مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت کی تحریک۔

ان تحریکات کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اِن سب تحریکات میں خدا تعالیٰ نے جماعت کو توفیق عطا فرمائی ہے کہ اس نے تحریک سے زیادہ پیش کیا ہے اور بعض تحریکات میں ابھی بھی نئے لوگ شامل ہو رہے ہیں اور قربانیاں ایک مسلسل رَو کی طرح چل رہی ہیں جب کہ وہ تحریک اپنی ضرورت پوری کر چکی ہے۔

فرمایا، خدا کا سب سے بڑا احسان جو خدا کا شکریہ واجب کرتا ہے جماعت کی قربانی کا جذبہ ہے جو خدا نے عطا فرمایا ہے۔ اس سے اعلیٰ اخلاق پیدا ہوتے ہیں اور آئندہ عظیم نسلوں کی بنیاد ڈالی جاتی ہے۔ قربانی روحانی انقلاب برپا کرتی ہے اور نیکیوں کی توفیق اس سے ملتی ہے اور غیر معمولی برکات ہیں جو ہر سمت جاری ہیں اور ہر قربانی کرنے والا اِس بات کا گواہ ہے کہ قربانی کے بعد خدا نے اُسے کیسی لذت عطا فرمائی ہے۔ فرمایا اِس کا اندازہ احباب کے خطوط سے ہوتا رہتا ہے۔

حضور نے تحریکِ جدید دفتر اوّل اور دفتر دوم کے کھاتوں کو زندہ رکھنے کے لئے سب افراد پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کے کھاتوں کو خود تلاش کریں۔ وقفِ جدید، تحریکِ جدید کے دفتر چہارم، سیدنا بلال فنڈ میں جو مالی قربانیاں ابھی بھی ہو رہی ہیں ان کا ذکر تفصیلاً فرمایا ہے۔ اور آخر پر بتایا کہ یہ اظہارِ تشکر ہے جو ہم نے منانا ہے۔ سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کے احسانات میں سے قربانی پیش کرنے کی توفیق دینے کا احسان ہے جو اپنی ذات میں جزاء ہے اور ایسی جزاء ہے جس کی کوئی اور جزاء بدل نہیں بن سکتی۔

تقویٰ کا اعلیٰ معیار یہ ہے کہ ہر احمدی باشرح چندہ ادا کرے
باقاعدہ اور باشرح چندہ ادا کرنا رزق اور مال میں خیر و برکت کا موجب ہوتا ہے

# داعیین الی اللہ کی تبلیغی مساعی

ہیوسٹن سے ایک وفد جس میں مکرم برادرم مرزا مظفر احمد صاحب اور خاکسار حسن پرویز شامل ہیں گیارہ جنوری کو تبلیغی غرض سے دوسری مرتبہ میکسیکو گئے۔ اس سفر کی رپورٹ پیش خدمت ہے۔

اس نیک مقصد کی خاطر بعض ضروری پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا خیال تھا کہ مان ٹرے شہر موزوں رہے گا۔ مثلاً یہ کہ میکسیکو ملک کی ریاست NUEVE LEON کا دارالحکومت اور اس ملک کا انڈسٹریل کیپیٹل کہلاتا ہے اپنی آبادی اور وسعت میں میکسیکو کا تیسرا بڑا شہر ہے۔ صنعتی اعتبار سے اہم ہونے کے علاوہ اس میں ایک اچھی یونیورسٹی بھی موجود ہے جس میں انجینیرنگ اور میڈیسن کے علاوہ سائنس کے اکثر مضامین کی اعلیٰ درجوں تک تعلیم میسر ہے۔

اس سے قبل پہلے سفر کے دوران جولائی میں اہم کام ہو جانے کی وجہ سے کچھ راہ ہموار ہو چکی تھی۔ مثلاً ٹھہرنے کے بندوبست اور خط و کتابت کے لئے لوکل پوسٹ آفس باکس حاصل کر لئے گئے تھے۔ مان ٹرے یونیورسٹی کے ڈائریکٹر سے مل کر سیمینار کے لئے ابتدائی بات چیت ہو چکی تھی وہاں کے ایک اہم اخبار EL - DARIO میں ہمارے مان ٹرے کے لوکل پتہ کے ساتھ اسلام کے بارے میں ایک اشتہار دیا جو ایک ماہ تک ہفتہ میں تین دن چھپتا رہا۔ انفرادی اور اجتماعی پیمانے پر لٹریچر دیا اور پمفلٹ تقسیم کئے اس دوران ہمیں وہاں کے لوگوں کی عادات و اطوار اور ہمارے ساتھ رویہ کا علم ہوا۔ ہمیں یہ بھی اندازہ ہو گیا کہ کتنے لوگ اسلام اور احمدیت کے بارے میں بات کرنے کو تیار ہیں۔ خصوصاً اشتہار کے بعد جو ہمیں بذریعہ خطوط موصول ہوئے ان سب کو سپینش زبان میں خطوط کے جواب اور لٹریچر ارسال کیا جا چکا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ باوجود سو فیصد لوگ کیتھولک یا دوسرے عیسائی ہونے کے ایک طبقہ وہاں موجود ہے جو اسلام اور احمدیت کے بارے میں بات سننے کو تیار ہے۔

پروگرام کے مطابق حالیہ سفر کا مقصد تبلیغی کام کو آگے بڑھانا اور ذاتی تعلقات استوار کرنا تھا۔ لوگوں کی کمزور مالی حالت کے پیش نظر ہم نے خدمت خلق کے طور پر خوراک اور کپڑے تقسیم کرنے کا پروگرام بنایا۔ خیال تھا کہ اس طرح غریب لوگوں کی مدد بھی ہو گی اور اسلام کا تعارف نیک کام سے ہو گا۔

گیارہ جنوری کو ہم اس سفر کے لئے روانہ ہوئے بفضل تعالیٰ ساری رات ڈرائیو کرنے کے بعد صبح مان ٹرے شہر پہنچ گئے رستے میں بارڈر پولیس نے ہمیں زیادہ نہ پوچھا جب کہ ہمارے پاس دس کے قریب پرانے کپڑوں کے ڈبے تھے۔

اسی دن فیصلہ کیا کہ خوراک اور کپڑوں کی تقسیم کا کام ١٤ جنوری کو دو بجے بعد دوپہر کیا جائے۔ اس سلسلہ میں ہم میکسیکن دوستوں کی مدد ٢٥ گھرانوں جو بہت غریب اور پس ماندہ تھے خود جا کر ملے، اپنا تعارف کرایا اور انہیں احمدیہ جماعت کی طرف سے امدادی کام کی تفصیل بتائی۔ اسی دن میکسیکو کے ایک اور بڑے اخبار EL - NORTE کی انتظامیہ برائے CULTURAL SECTION سے اگلے دن صبح دس بجے انٹرویو کے لئے وقت مقرر ہوا۔

مورخہ ١٣ جنوری اگلے دن EL - NORTE کے آفس میں ہمارا گھنٹہ بھر انٹرویو ہوا رپورٹر نے ہمیں اسلام اور احمدیت کے بارے میں بہت سے سوالات پوچھے اور ہماری مان ٹرے میں آمد کی غرض و غایت بھی دریافت کی۔ اگلے دن اخبار نے اسلام احمدیت اور بانی سلسلہ احمدیہ کے مختصر سے تعارف کے ساتھ ١٤ جنوری کو ہونے والے تقسیم کے پروگرام کا ذکر کیا اور اس موقعہ کے لئے متعین جگہ کا ایڈریس مان ٹرے میں ڈاک کے ذریعے رابطہ کے لئے ایڈریس اور ہیوسٹن میں ہمارا پتہ اور ٹیلیفون نمبر بھی شائع کر دیا۔

مورخہ ١٤ جنوری کو ہمارے تقسیم کے پروگرام کی اطلاع لوگوں کو انفرادی طور پر اخبار کے ذریعہ پہنچ چکی تھی۔ چنانچہ صبح سے ہی اس کے لئے تیاری شروع کر دی۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے جماعت احمدیہ ہیوسٹن اور محترم صدر صاحب کا خصوصی تعاون حاصل تھا۔ دوستوں نے خوراک کا سامان خریدنے کے لئے دو سو اٹھ ڈالر کی رقم اور تقریباً پانچ صد کی تعداد میں پرانے کپڑے اکٹھے کر کے اس کار خیر میں حصہ لیا اللہ تعالیٰ ان سب بھائی بہنوں کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

اس رقم کے ساتھ ہم نے ہول سیل مارکیٹ سے چھ سو کلو چاول چار سو کلو بینز چار سو کلو مکئی کا آٹا ساٹھ لٹر کھانے کا تیل اور خشک دودھ کے ایک ایک پونڈ کے بہتر ڈبے خریدے۔ یہ تمام چیزیں ہمیں مارکیٹ ریٹ سے سستی مل گئیں۔ دکاندار نے اس نیک کام میں حصہ لینے کے لئے چوبیس ڈبے دودھ بے دام دے دیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے کاروبار میں برکت ڈالے۔

اس سامان کی تقسیم کا انتظام ہم نے ایک میکسیکن دوست کے صحن میں ایک چھوٹا شامیانہ لگا کر کیا۔ تقسیم دو بجے شروع ہونا تھی مگر ضرورتمند لوگ ڈیڑھ بجے ہی گھر کے سامنے قطار بنا کر انتظار کرنے لگے۔ دو بجے اجتماعی دعا کے ساتھ یہ پروگرام شروع ہو گیا لوگوں نے اپنی باری کے ساتھ خوراک کا سامان حاصل کیا اس طرح دو صد پچاس خاندانوں میں احمدیت اور اسلام کی طرف سے امداد کی گئی۔ خوراک کی تقسیم کا کام خاکسار کے سپرد تھا اور مکرم مرزا مظفر احمد صاحب اس دوران کپڑوں کی تقسیم کا کام نہایت سلیقے سے انجام دیتے رہے اس سے پہلے کہ لوگ واپس جاتے ہم نے تقریباً سب کو اسلام کے بارے میں ابتدائی لٹریچر اور اپنا ایڈریس بھی بہم پہنچایا۔ اس موقع پر ایک ایرانی مسلمان اپنے گھر سے بہت سارے کپڑے اکٹھے کر کے وہاں پہنچ گئے اور ہمارے ساتھ تقسیم میں مدد کی اور وعدہ کر کے گئے کہ آئندہ بھی ہر قسم کی مدد کے لئے تیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے آمین۔ انہیں بھی ان کی خواہش پر احمدیت کے

بارے میں لٹریچر مہیا کر دیا ہے۔ انہوں نے مان ٹرے کے بارے میں بہت سی باتوں سے آگاہ کیا اور بتایا کہ وہاں دس مسلمان گھرانے آباد ہیں جن میں سے اکثر کا تعلق ایران سے ہے اور بہت سے عرب بھی جو زیادہ تر عیسائی ہیں اور ان کا تعلق لبنان سے ہے۔

اس اہم موقع پر EL-NORTE اخبار کے دو فوٹو گرافر اور ایک رپورٹر بھی موجود تھے جنہوں نے اس پروگرام کی تفصیل کا جائزہ لیا، لوگوں سے سوالات پوچھے اور موقع کی تصاویر اتاریں۔ الحمدللہ کہ یہ پروگرام پانچ بجے شام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ بعض حاجت مند لوگ شام کو اور اگلے دن بھی آئے جن کی صدقے کی بقیہ رقم سے مدد کی گئی۔

اس پروگرام کی تفصیل اگلے روز EL-NORTE اخبار کے کلچرل سیکشن کے فرنٹ پیج پر شائع ہوئی اسی روز یعنی پندرہ جنوری کو ہی اخبار نے اس خبر کو باہر والے صفحہ پر ہائی لائٹ بھی کیا۔ خوشی اس بات کی ہے کہ اس خبر میں رپورٹر نے اسلامی عقائد کو بڑی خوبصورتی سے شائع کیا۔ یاد رہے کہ اس اخبار کی روزانہ اشاعت ایک لاکھ پچیس ہزار ہے اور چونکہ احمدیت اور اسلام کا تعارف دو دن متواتر چھپا ہے اس لئے یہ پیغام ہزاروں لوگوں نے پڑھا ہو گا۔ خدا کرے کہ حق متلاشی مزید جستجو کے لئے ہمارے ساتھ رابطہ کریں۔ جن لوگوں نے ہمیں پہلے خط لکھے ہیں انہیں اسلامی اصول کی فلاسفی اور چھوٹے چھوٹے پمفلٹ سپینش زبان میں ارسال کئے جا چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں خصوصاً خطوط کے سپینش زبان میں جواب لکھنے میں اور بعض مضامین کا ترجمہ کرنے میں خاکسار کی اہلیہ (ماریہ) نے بہت مدد کی ہے اللہ تعالیٰ اسے بھی جزائے خیر دے آمین۔

مورخہ ۱۵ جنوری کو ہم یونیورسٹی آف مان ٹرے گئے اور کلچرل ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ سے ملاقات کی انہوں نے ہماری خواہش کے مطابق اسلام کے کسی موضوع پر سیمینار کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ "اگر ہم ٹیلیفون پر بعد میں وقت کا تعین اور دوسری مرتبہ کنفرمیشن ہو گی" اب ہمیں ان کی طرف سے باقاعدہ دعوت نامہ بھی مل چکا ہے ﴿

(راقم الحروف حسن پرویز)

## فطرانہ

امسال فطرانہ کی شرح تین ڈالر فی کس مقرر کی گئی
خاندان کے ہر فرد پر فطرانہ واجب ہے
خاندان کے سربراہ کا فرض ہے کہ فطرانہ عید سے قبل ادا کرے

# ایک دلچسپ تبادلۂ خیالات

## درود شریف سے امت میں نبوت جاری ہونے کا ثبوت

(از محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح وارشاد)

ایک دفعہ ایک مولانا سے جو سرگودھا کے علاقہ میں رہتے ہیں اور فاضل دیوبند ہیں میرا تبادلہ خیالات ہوا۔ مولوی صاحب موصوف نے نہایت ہوشیاری سے اپنے ایک ہم خیال کو خود بخود ثالث بنا کر کرسی پر بٹھا دیا۔ اس پر میں نے بھی اپنی طرف سے ایک احمدی کو ثالث تجویز کر دیا۔ ختم نبوت کی تحقیق پر دو دن سرگرم بحث ہوتی رہی۔ بالآخر میں نے کہا جناب مولانا! کل سے آپ مجھ سے یہ بحث کر رہے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اور کوئی امتی مقام نبوت نہیں پا سکتا۔ مگر میں حیران ہوں کہ کہتے آپ کچھ ہیں اور عمل آپ کا کچھ اور ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور پانچ وقت نماز میں تو آپ دعا کرتے ہیں کہ خدایا امت میں نبی بھیج اور مجھ سے آپ یہ بحث کر رہے ہیں کہ اب امتی نبی بھی نہیں آسکتا۔ مولانا جھنجھلا کر فرمانے لگے کہ میں ایسا کب کرتا ہوں۔ اس پر میں نے کہا مولانا مکرم ذرا وہ درود شریف تو پڑھ کر سنائیں جو آپ نماز میں پڑھا کرتے ہیں۔ میرے یہ کہنے پر مولانا موصوف نے یوں درود شریف پڑھا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰے اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلیٰ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰے اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰے مُحَمَّدٍ وَّعَلٰے اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلیٰ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلیٰ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ پھر میں نے مولانا سے اس کا ترجمہ کرایا اور پوچھا کہ جناب مولانا! وہ رحمتیں اور برکتیں جو آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آپ طلب کرتے ہیں؟

آیا وہی رحمتیں اور برکتیں ہیں جو آل ابراہیم کو ملی تھیں مولانا نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے۔ میں نے کہا تو مولانا مکرم! ان رحمتوں اور برکتوں میں تو نبوت بھی شامل ہے۔ جو آپ آل محمدؐ کے لئے طلب کرتے ہیں اور اسی طرح اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ کی دعا کے ذریعہ وہ سب انعامات طلب کیے جاتے ہیں جو منعم علیہ لوگوں کو ملے۔ اور جو سورۃ نساء رکوع ۹ کی آیت اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡهِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیۡقِیۡنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیۡنَ میں مذکور ہیں پس آپ امت محمدیہ میں نبوت بھی طلب کرتے ہیں اور صدیقیت، شہادت اور صالحیت بھی۔ کیونکہ جب آپ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ کے رستہ سے بچنے کی دعا مانگتے ہیں تو اسی لئے کہ مغضوب اور ضال نہ بن جائیں۔ لہذا جب صراط مستقیم کے لئے دعا مانگتے ہیں تو اس کے معنی بجز اسکے کچھ نہیں ہوسکتے کہ آپ منعم علیہ گروہ کے انعامات طلب کرتے ہیں۔ جو نبوت، صدیقیت، شہادت اور صالحیت ہیں پس آپ امت کے لئے نبوت بھی طلب کرتے ہیں۔

میرے استدلال کو سنکر مولانا موصوف کے ثالث نے مجھے کہا کہ اب آپ بیٹھ جائیں۔ میں مولانا موصوف سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں پھر وہ مولانا کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے پوچھنے لگے کہ مولانا! کیا آپ درود شریف میں آل محمدؐ کے لئے حلوا مانڈا طلب کرتے ہیں یا کچھ روحانی نعمتیں؟ مولانا نے فرمایا نہیں روحانی نعمتیں طلب کرتا ہوں۔ اس پر ثالث صاحب نے ان سے دوسرا سوال کیا کہ کیا آپ آل محمدؐ کے لئے وہی رحمتیں اور برکتیں طلب کرتے ہیں جو آل ابراہیم کو ملیں یا کچھ اور؟ مولوی صاحب فرمانے لگے وہی رحمتیں اور برکتیں طلب کرتا ہوں اس پر ثالث صاحب نے پوچھا مولانا فرمایئے کہ آل ابراہیمؑ کو کون کون سی رحمتیں اور برکتیں ملیں مولانا صاحب نے کہا کہ آل ابراہیمؑ میں بڑے بڑے اولیاء کرام پیدا ہوئے۔ اس پر ثالث نے سوال کیا۔ اچھا فرمایئے آل ابراہیمؑ کو اور کیا کیا رحمتیں اور برکتیں ملیں؟ مولوی صاحب کہنے لگے کہ ان میں بڑے بڑے مقربین بارگاہ الہی پیدا ہوئے۔ اس پر ثالث نے کہا کہ پھر درود شریف کی دعا سے آل محمدؐ میں بھی مقربین بارگاہ الہی پیدا ہوسکتے ہیں یا کہ نہیں؟ اس پر مولانا فرمانے لگے کہ ہوسکتے ہیں۔ آخر ثالث نے کہا کہ اچھا مولانا! یہ بھی بتلایئے کہ آل ابراہیمؑ میں کوئی نبی بھی ہوا ہے یا نہیں؟ مولانا فرمانے لگے ہاں نبی بھی ہوئے ہیں۔ اس پر ثالث نے فی الفور کہا اچھا مولانا اگر یہ بات ہے تو پھر میں آپکے خلاف اور قاضی محمد نذیر کے حق میں ڈگری دیتا ہوں۔ کیونکہ جب آل ابراہیمؑ میں نبی بھی ہوتے رہے۔ تو آل محمدؐ میں بھی نبی ہونے چاہئیں۔

اس پر مولانا بڑے پریشان ہوئے اور ایک عجیب عالم میں فرمانے لگے کہ یہ شخص مرزائیوں سے مل گیا ہے۔ اس پر میں اٹھا اور میں نے کہا کہ مولانا سچ فرماتے ہیں کل یہ صاحب مولانا سے ملے ہوئے تھے اور آج میں نے احمدیت کے دلائل کے زور سے انکو اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔ آخر ثالث کو از روئے انصاف ایک کے ساتھ ملنا ہی چاہیئے تھا۔ آپ نے ان کو رشوت دیکر تو اپنے ساتھ نہیں ملایا۔ اگر آپ سے کچھ جواب بن سکتا ہے تو اپنے ثالث کی تسلی کردیں۔ یہ ثالث جن کا نام رائے خان محمد صاحب بھٹی ہے کوٹ سلطان کے نمبردار ہیں اور تعلیم یافتہ آدمی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب احمدیت میں داخل ہوچکے ہیں اور اپنی قوم میں سے سلسلہ احمدیہ کے ایک سرگرم ممبر ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(ماخوذ از تقریر جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۵۲ بعنوان شان خاتم النبیینؐ صـ ۹۳ تا ۸۷)